محمد وسیم اختر مفتی

سعید بن زید رضی اللہ عنہ

[''سیر وسوانح'' کے زیر عنوان شائع ہونے والے مضامین ان کے فاضل مصنفین
کی اپنی تحقیق پر مبنی ہوتے ہیں، ان سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے۔]

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

حضرت سعید ۵۹۳ء یا ۵۹۴ء (ہجرت سے ۲۹ سال قبل) میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد کا نام زید اور دادا کا عمرو بن نفیل تھا، والدہ کا نام فاطمہ بنت بعجہ تھا جو بنوخزاعہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ عدی ان کے نویں جد تھے جن کی نسبت پر انھیں عدوی کہا جاتا ہے۔ دسویں پشت کعب بن لوی پر سعید کا شجرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شجرے سے جا ملتا ہے۔ بنو عدی قریش کی ایک شاخ تھے۔ یہ بنوہاشم اور بنوامیہ جیسا مرتبہ نہ رکھتے تھے لیکن جب ان میں علم وحکمت کا چرچا ہوا تو قریش کے قبائلی تنازعات اور جنگ وجدال میں پیش آنے والے نزاعات نمٹانے کی ذمہ داری (سفارتِ مفاخرت) انھیں سونپی گئی۔ سعید کے چچازاد، عمر بن خطاب بھی اس منصب پر فائز رہے، نفیل دونوں کے دادا تھے۔ سعید کی کنیت ابواعور (یا ابوثور) تھی۔

سعید کے والد زید نے دوسری جنگ فجار میں جو عام فیل کے ۲۰ سال بعد ہوئی اپنے قبیلے بنوعدی کی نمائندگی کی۔ تب رسول اکرم کی عمر مبارک ۲۰ سال تھی اور آپ بنوہاشم کے دستے میں شامل تھے۔ زید بتوں کی پوجا سے نفرت کرتے تھے، دینِ صحیح کی تلاش کرتے کرتے شام تک گئے۔ ورقہ بن نوفل بھی ان کے ساتھ تھے جنھوں نے پہلے مذہب یہود اختیار کیا پھر نصرانی بن گئے لیکن زید کو یہود ونصاریٰ کا دین پسند نہ آیا۔ ان کا کہنا تھا، اگر ہم اہل شرک ہیں تو شرک کا ارتکاب کرنے میں یہ بھی کم نہیں۔ زید موصل پہنچے تو ایک راہب نے ان سے کہا، تو دین ابراہیم کی تلاش میں ہے جو اب دنیا میں نہیں پایا جاتا۔ پوچھا، ان کا دین کیا تھا؟ اس نے بتایا، ابراہیم یکسو تھے، اللہ واحد کی عبادت

کرتے، کسی کو اس کا شریک ٹھہراتے نہ بتوں کے نام کا ذبیحہ چکھتے۔ زید نے کہا، میرا دین بھی یہی ہے چنانچہ وہ دین حنیف پر پختہ ہو گئے، بیت اللہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے اور صرف اللہ کے نام پر ذبح کیا ہوا کھاتے۔ سیدنا عمر کے والد خطاب بن نفیل نے ان کی شدید مخالفت کی، ایذائیں پہنچائیں اور قبیلے کے لوگوں کے ساتھ مل کر مکہ سے نکال باہر کیا، وہ جبل حرا پر پناہ لینے پر مجبور ہو گئے۔ خطاب زید کے چچا ہونے کے ساتھ ان کے ماں جائے بھائی بھی تھے کیونکہ دونوں کی ماں جیدا پہلے نفیل اور پھر ان کے بیٹے عمرو کے نکاح میں رہی۔ جاہلیت میں ایسی شادی عام تھی، قرآن مجید نے اسے گناہ کی شادی (زواج المقت) کا نام دے کر حرام کر دیا۔ زید نے کئی بچیوں کی جان بھی بچائی جنھیں ان کے والدین زندہ گاڑنے لگے تھے۔ جب بچی ذرا بڑی ہوتی تو زید اسے لے جاتے، اس کا تمام خرچہ اٹھاتے اور اس کے والد سے کہتے، تم کہو گے تو اسے لوٹا دوں گا یا اس کی کفالت کرتا رہوں گا۔ زید آخری دم تک اولاد اسماعیل میں آنے والے نبی آخر الزمان کی انتظار میں رہے۔ واقدی کا کہنا ہے کہ زید طبعی موت مرے اور جبل حرا کے دامن میں دفن ہوئے جب کہ ہشام بن عروہ کی روایت کے مطابق آنحضور کی بعثت کے وقت وہ شام میں تھے اور آپ کی آمد کی خبر سن کر مکہ آ رہے تھے کہ میفعہ (بلقان) کے لوگوں نے انھیں قتل کر دیا۔ زید نے عامر بن ربیعہ سے کہا تھا، میری وفات کے بعد تم آخری رسول کا زمانہ پاؤ تو انھیں میرا سلام کہنا۔ جب نبیِ امی مبعوث ہوئے اور عامر نے اسلام قبول کیا تو آپ کو ان کی یہ وصیت سنائی۔ آپ نے زید کے سلام کا جواب دیا، ان کے لیے دعائے مغفرت کی اور فرمایا، میں ان کو جنت میں خوشی سے چلتے پھرتے دیکھ رہا ہوں۔ سعید بن زید اور عمر بن خطاب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زید کے لیے دعائے مغفرت کرنے کے بارے میں استفسار کیا تو آپ نے اجازت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا، ''زید روزِ قیامت ایک امتی کی حیثیت سے اٹھائے جائیں گے۔'' سعید کی والدہ نے بعثت نبوی کا زمانہ پایا اور اسلام کی طرف سبقت کرنے کی سعادت حاصل کی۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

سعید کے والد نے دعا کی تھی، اے اللہ! اگر تو نے مجھے یہ نعمت (اسلام) پانے کی مہلت نہ دی تو میرے بیٹے سعید کو اس سے محروم نہ رکھنا۔ ان کی تربیت اور دعا ہی کا نتیجہ تھا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان نبوت کیا تو سعید فوراً مسلمان ہو گئے۔ ابھی آپ نے دار ارقم میں دعوت کا کام شروع نہ کیا تھا، اندازہ ہے کہ انھوں نے ۶۱۱ء (۲ نبوی) میں اسلام قبول کیا جب ان کی عمر ۲۰ سال سے بھی کم تھی۔ ابن ہشام کہتے ہیں، سعید پہلے آٹھ سابقون الاولون (علی، زید بن حارثہ، ابوبکر، عثمان، زبیر، عبدالرحمان، سعد اور طلحہ) کے بعد مسلمان ہوئے۔ ابوعبیدہ، ابوسلمہ، ارقم، عثمان بن مظعون، عبیدہ بن حارث، فاطمہ بنت خطاب، اسما بنت ابوبکر، عائشہ بنت ابوبکر، خباب، عمیر بن ابی

وقاص، عبداللہ بن مسعود، مسعود بن ربیعہ، سلیط بن عمرو، حاطب بن عمرو، عیاش بن ابوربیعہ، اسما بنت سلامہ، خنیس بن حذافہ، عامر بن ربیعہ، عنز بن وائل، عبداللہ بن جحش، ابواحمد بن جحش، جعفر بن ابوطالب، اسما بنت عمیس، حاطب بن حارث، فکیہہ بنت یسار، معمر بن حارث، سائب بن عثمان، نُعیم بن عبداللہ (نحّام)، عامر بن فہیرہ، خالد بن سعید، ابوحذیفہ، واقد بن عبداللہ، عمار بن یاسر اور صہیب بن سنان کے مشرف باسلام ہونے کا زمانہ بھی وہی ہے۔ پہلے پچاس مسلمانوں کی فہرست میں سعید کا نمبر اٹھائیسواں اور ان کی اہلیہ فاطمہ کا ستائیسواں ہے۔ سعید کے ایمان لانے کی تفصیل ہمیں معلوم نہیں البتہ حضرت عمر کے قبول اسلام کے تذکرے میں ان کا ذکر بھی ملتا ہے۔ زمانۂ جاہلیت میں سعید کا بیاہ عمر کی بہن فاطمہ بنت خطاب سے ہو چکا تھا۔ دونوں میاں بیوی مسلمان ہوئے تو اپنا ایمان عمر سے چھپائے رکھا جو اس وقت اسلام سے دور، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سخت دشمن تھے۔ خباب بن ارت فاطمہ کے گھر جاتے اور انھیں قرآن مجید سکھاتے۔ پہلی ہجرت حبشہ کے بعد کا واقعہ ہے، ایک دن عمر کو معلوم ہوا کہ محمد ﷺ کوہ صفا کے دامن میں واقع دار ارقم میں ہیں اور ۴۰ صحابہ آپ کے پاس جمع ہیں تو وہ تلوار لے کر نکلے۔ راستے میں نُعیم بن عبداللہ (نحّام) ملے۔ انھوں نے پوچھا، کدھر کا اردہ ہے؟ میں محمد ﷺ کی طرف جا رہا ہوں جنھوں نے قریش کے خداؤں کو برا بھلا کہا اور ان کی جمعیت کو منتشر کر دیا ہے۔ نُعیم نے کہا، اگر تم نے محمد ﷺ کو قتل کیا تو بنوعبد مناف تجھے جیتا نہ چھوڑیں گے۔ تو اپنے اہل خانہ کے پاس جا کر انھیں کیوں نہیں سدھارتا؟ پوچھا، کون سے اہل خانہ؟ نُعیم نے کہا، تمھارے بہنوئی اور چچیرے سعید اور تمھاری بہن فاطمہ، واللہ! وہ مسلمان ہو چکے ہیں۔ عمر اسی وقت بہن کے گھر کی طرف بھاگے جہاں دونوں میاں بیوی خباب سے قرآن حکیم کا سبق لے رہے تھے، آہٹ پا کر انھوں نے خباب کو چھپا دیا۔ دروازہ کھلا تو عمر نے پوچھا، یہ کچھ پڑھنے کی آواز آ رہی تھی، مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم محمد ﷺ کے پیرو ہو گئے ہو۔ پھر سعید کو پکڑ لیا اور پیٹنے لگے، بہن فاطمہ نے چھڑانا چاہا تو ان کا سر بھی پھاڑ دیا۔ فاطمہ بولیں، عمر! ہم اللہ و رسول پر ایمان لا کر اسلام میں داخل ہو چکے ہیں، تمھارا جو جی چاہتا ہے کر لو۔ عمر نے اپنی بہن کو خون آلود دیکھا تو پشیمان ہو گئے اور کہا، وہ اوراق مجھے بھی دکھاؤ جو تم پڑھ رہے تھے۔ سورۂ طٰہٰ کی ابتدائی آیات کا پڑھنا تھا کہ عمر کی دنیا بدل گئی اور وہ فوراً اسلام لانے پر آمادہ ہو گئے۔ اتنے میں خباب سامنے آئے اور انھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔

نبوت کے تیسرے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی طرف سے حکم ہوا، ”فاصدع بما تؤمر“، تو جو حکم وحی آپ کو ملا ہے، کھلے بندوں کہہ دیں۔ (سورۂ حجر: ۹۴) تب صحابہ گھروں سے باہر نکل کر پہاڑوں کی اوٹ میں نماز

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

پڑھنے لگے۔ ایک بار سعد بن ابی وقاص، عمار بن یاسر، عبداللہ بن مسعود، خباب بن ارت اور سعید بن زید مل کر ایک گھاٹی میں نماز ادا کر رہے تھے کہ مشرکوں کا ایک ٹولا آ دھمکا جس میں ابوسفیان اور اخنس بن شریق بھی تھے۔ انھوں نے مسلمانوں کو برا بھلا کہا، گالی گلوچ کی، ان کو مار پیٹ کرنے لگے تھے کہ سعد بن ابی وقاص نے اونٹ کے جبڑے کی ہڈی اٹھا کر ایک مشرک (عبداللہ بن خطل) کو دے ماری جس سے وہ زخمی ہو گیا۔ یہ شرک و اسلام کی کشمکش میں نکلنے والا پہلا خون تھا۔

سعید حبشہ کو ہجرت کرنے والے مسلمانوں میں شامل نہ تھے۔ جب ہجرت مدینہ کا موقع آیا تو وہ عمر بن خطاب، زید بن خطاب، عبداللہ بن سراقہ، خنیس بن حذافہ، واقد بن عبداللہ اور اپنے اہل خانہ کے ساتھ مل کر مدینہ گئے۔ ان کا قیام ابولبابہ (بشیر بن عبدالمنذر) کے بھائی رفاعہ بن عبدالمنذر کے گھر ہوا جو بنو عمرو بن عوف (قبا) میں رہتے تھے۔ ابن سعد کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سعید اور رافع بن ملک زرقی کے درمیان مواخات قائم فرمائی جو انصار کے ابتدائی مسلمان اور بیعت عقبہ کے بارہ نقیبوں میں سے ایک تھے جب کہ ابن ہشام کا کہنا ہے، ابی بن کعب سعید کے انصاری بھائی بنے۔

۲ھ میں ابوسفیان کی قیادت میں قریش کا ایک قافلہ تجارت کی غرض سے شام گیا، اسے مدینہ سے گزر کر مکہ واپس جانا تھا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طلحہ بن عبیداللہ اور سعید بن زید کو قافلے کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے بھیجا۔ دونوں مدینہ سے نکل کر شام کے راستے پر واقع مقام حورا پہنچے اور قافلے کا انتظار کرنے لگے۔ اسی اثنا میں آپ کو قافلے کی آمد کی اطلاع مل گئی اس لیے آپ ۳۱۳ جان نثار صحابہ کی مختصر فوج لے کر مدینہ سے نکل پڑے۔ قافلے نے تعاقب سے بچنے کے لیے مسلسل دن رات سفر شروع کر دیا اور ساحل کے ساتھ ساتھ چلتے مکہ واپس پہنچ گیا۔ ادھر طلحہ اور سعید جنھیں آپ کی روانگی کا علم نہ تھا، آپ کو اطلاع کرنے کے لیے مدینہ لوٹے۔ عین اس وقت بدر کے میدان میں معرکۂ فرقان برپا تھا جس میں قریش کے بہترین افراد پر مشتمل لشکر نے نئی اسلامی فوج کے ہاتھوں بری طرح شکست کھائی۔ دونوں اصحاب مدینہ سے پھر نکلے، تربان کے مقام پر ان کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات ہوئی، آپ بدر سے واپس آ رہے تھے۔ طلحہ اور سعید اپنی اس مہم کی وجہ سے جنگ بدر میں شامل نہ ہو سکے جو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے انھیں سونپی گئی تھی اس لیے آپ نے انھیں مال غنیمت میں سے اسی طرح پورا حصہ عطا فرمایا جیسے اس جنگ میں شریک اصحاب کو ملا تھا۔ سات اصحاب اور بھی تھے جنھیں آپ نے جنگ بدر میں حاضر نہ ہونے کے باوجود حصۂ غنیمت عطا فرمایا، عثمان بن عفان جنھیں آپ نے ان کی اہلیہ اور اپنی دختر رقیہ کی

www.javedahmadghamidi.org www.al-mawrid.org

تیمارداری کے لیے مدینہ میں رہنے کا حکم دیا تھا، ابولبابہ جن کو آپ نے مدینہ کا قائم مقام حاکم مقرر کیا تھا، عاصم بن عدی جنھیں آپ نے اپنی غیر موجودگی میں عالیہ (حجاز، مدینہ کا بالائی علاقہ) کا نگران مقرر فرمایا، حارث بن حاطب جن کو آپ نے مدینہ سے ۴۰ میل باہر نکل کر روحا کے مقام سے کسی ضروری کام کے لیے بنوعمرو بن عوف (اوس کا ذیلی قبیلہ جو قبا اور صُفینہ میں مقیم تھا) واپس بھیج دیا، حارث بن صمہ جو روحا پہنچ کر بیمار پڑے، خوات بن جبیر جو بدر میں علیل ہوئے، ابوضیاح بن ثابت جن کی ٹانگ پتھر لگنے سے زخمی ہو گئی، آپ نے ان تینوں کو لوٹا دیا۔

سعید جنگ احد، جنگ خندق اور تمام معرکوں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ وہ صلح حدیبیہ میں بھی موجود تھے۔

سعید کاتبین وحی میں سے تھے، جب رسول اکرم پر قرآن کی نئی آیت نازل ہوتی تو آپ کے حکم سے تحریر کر لیتے۔

سعید کی بہن عاتکہ بنت زید حضرت ابوبکر کے صاحب زادے عبداللہ کے نکاح میں تھیں۔ وہ جنگ طائف میں ایک تیر لگنے کے کچھ عرصہ بعد وفات پا گئے تو وہ عمر کی زوجیت میں آ گئیں۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

سعید بن زید سے پوچھا گیا، حضرت ابوبکر کی بیعت خلافت کب ہوئی؟ انھوں نے جواب دیا، اسی روز جس دن رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات حسرت آیات ہوئی۔ صحابہ نے پسند نہ کیا کہ وہ دن کا کچھ حصہ بھی نظم اجتماعی کے بغیر گزاریں۔ پھر سوال کیا گیا، کیا کسی نے ان کی مخالفت کی؟ تو انھوں نے کہا، نہیں! سوائے اس کے جو مرتد ہونا چاہتا تھا۔ سعید سے پوچھا گیا، کیا کوئی مہاجر ان کی بیعت کرنے میں پیچھے رہا تو انھوں نے جواب دیا، نہیں۔ خلیفۂ اول ابوبکر صدیق نے اپنے مرض الموت میں حضرت عمر کو جانشین نامزد کرنے سے پہلے عبدالرحمان بن عوف، عثمان، سعید بن زید اور اسید بن حضیر سے مشورہ کیا۔

طبری اور ابن کثیر کے مطابق جنگ یرموک ۱۳ھ میں ہوئی۔ تب خالد بن ولید افواج کے کمانڈر ان چیف تھے، انھوں نے قلب کے کمانڈر ابوعبیدہ کو فوجیوں کی نگرانی کے لیے لشکر کے آخر میں بھیج دیا اور ان کی جگہ سعید بن زید کو متعین کیا۔ اسی جنگ کے دوران میں خلیفۂ اول حضرت ابوبکر کی وفات کی خبر آئی اور خلیفۂ دوم حضرت عمر کا حکم موصول ہوا کہ خالد بن ولید کو معزول کر کے ابوعبیدہ کو شام میں موجود اسلامی فوج کا امیر الامرا مقرر کر دیا گیا ہے۔ ابن اسحاق اور ابن عساکر کا کہنا ہے کہ یرموک کی جنگ ۲۵ رجب ۱۵ھ (۱۵ تا ۲۰ اگست ۶۳۶ء) کو ابوعبیدہ بن جراح کی کمان میں لڑی گئی۔ ان کی بیان کردہ روایات میں سعید بن زید کی شمولیت کا تذکرہ نہیں ملتا تاہم شبلی نعمانی

نے ''الفاروق'' میں اس جنگ کے جو تفصیلی حالات بیان کیے ہیں، ان میں سعید کی شرکت بہت نمایاں نظر آتی ہے۔فرماتے ہیں، ''عین اس وقت جب ادھر میمنہ میں بازار قتال گرم تھا (رومی جرنیل) ابن قناطیر نے میسرہ پر حملہ کیا۔بدقسمتی سے اس حصے میں اکثر لخم وغسان کے قبیلہ کے آدمی تھے جو شام کے اطراف میں بودوباش رکھتے تھے، ایک مدت سے روم کے باج گزار رہتے آئے تھے۔رومیوں کا جو رعب دلوں میں سمایا ہوا تھا اس کا یہ اثر ہوا کہ پہلے ہی حملے میں ان کے پاؤں اکھڑ گئے اور اگر افسروں نے بھی بے ہمتی کی ہوتی تو لڑائی کا خاتمہ ہو چکا ہوتا۔رومی بھاگتوں کا پیچھا کرتے ہوئے خیموں تک پہنچ گئے۔عورتیں یہ حالت دیکھ کر بے اختیار نکل پڑیں اور ان کی پامردی نے عیسائیوں کو آگے بڑھنے سے روک دیا۔فوج اگرچہ ابتر ہوگئی تھی لیکن افسروں میں سے قباث بن اشیم، سعید بن زید، یزید بن ابی سفیان، عمرو بن العاص، شرحبیل بن حسنہ داد شجاعت دے رہے تھے۔قباث کے ہاتھ سے تلواریں اور نیزے ٹوٹ کر گرتے جاتے تھے مگر ان کے تیور پر بل نہ آتا تھا۔ابوالاعور گھوڑے سے کود پڑے اور اپنے رکاب کی فوج سے مخاطب ہو کر کہا کہ صبر و استقلال دنیا میں عزت ہے اور عقبیٰ میں رحمت، دیکھنا یہ دولت ہاتھ سے نہ جانے پائے۔سعید بن زید غصہ میں گھٹنے ٹیکے ہوئے کھڑے تھے۔رومی ان کی طرف بڑھے تو شیر کی طرح جھپٹے اور مقدمہ کے افسر کو مار گرا دیا۔لڑائی کے دونوں پہلو اب تک برابر تھے بلکہ غلبہ کا پلہ رومیوں کی طرف تھا۔دفعۃً قیس بن ہبیرہ جن کو خالد نے فوج کا ایک حصہ دے کر میسرہ کی پشت پر متعین کر دیا تھا، عقب سے نکلے اور اس طرح ٹوٹ کر گرے کہ رومی سرداروں نے بہت سنبھالا مگر فوج سنبھل نہ سکی۔تمام صفیں ابتر ہوگئیں اور گھبرا کر پیچھے ہٹیں، ساتھ ہی سعید بن زید نے قلب سے نکل کر حملہ کیا۔رومی دور تک ہٹتے چلے گئے یہاں تک کہ میدان کے سرے پر جو نالہ تھا اس کے کنارے تک آ گئے۔تھوڑی دیر میں ان کی لاشوں نے وہ نالہ بھر دیا اور میدان خالی ہو گیا۔'' کوشش کے باوجود ہمیں ''الفاروق'' کے اس اقتباس کا ماخذ معلوم نہیں ہو سکا۔

www.javedahmadghamidi.org
www.al-mawrid.org

جنگ اجنادین میں سعید نے گھڑ سوار فوج کی قیادت کی۔وہ صفوں کے درمیان پھرتے ہوئے سپاہیوں کا حوصلہ بڑھاتے رہے۔خالد بن ولید کا ارادہ تھا کہ ظہر کی نماز کے بعد جنگ کی ابتدا کی جائے لیکن رومیوں نے پہل کر کے مسلمان فوجیوں کو شہید کرنا شروع کیا تو سعید نے پکار کر جنگ جلد شروع کرنے کی استدعا کی۔تب خالد نے رومیوں پر حملہ کرنے کا اذن دے دیا۔رجب ۱۴ھ میں دمشق فتح ہوا، سعید بن زید نے شہر کے محاصرے اور اس کی فتح میں پرجوش شرکت کی۔جب ابوعبیدہ ایلیا (بیت المقدس) کی مہم پر گئے تو سعید کو دمشق کا قائم مقام گورنر مقرر کیا۔کچھ وقت گزرا تھا کہ انھوں نے ابوعبیدہ کو خط لکھا کہ میں ایسا ایثار نہیں کر سکتا جس کے نتیجے میں جہاد سے محروم ہو

جاؤں۔ان کے اصرار پر یزید بن ابوسفیان کو دمشق کا گورنر بنایا گیا اور وہ واپس میدان جنگ پہنچ گئے۔

۱۸ھ میں خلیفۂ ثانی عمر دوسری بار شام کے سفر پر گئے تو سعید ان کے ساتھ تھے،سرغ تک پہنچے تھے کہ طاعون کی وبا پھوٹنے کی خبر ملی۔سیدنا عمر نے صحابہ سے سفر جاری رکھنے کے بارے میں مشورہ کیا اور عبدالرحمان بن عوف کی رائے پر لوٹ آئے۔

سعید مسجد میں بڑے اہتمام سے حاضر ہوتے۔عہد فاروقی کا واقعہ ہے،عبداللہ بن عباس حج کے موقع پر منیٰ میں تھے کہ انھیں معلوم ہوا،امیر المومنین مدینہ جا کر کچھ اہم موضوعات پر خطاب کریں گے۔مدینہ واپسی پر پہلا جمعہ آیا تو انھوں نے جلدی جلدی مسجد نبوی کا رخ کیا لیکن دیکھا کہ سعید بن زید ان سے بھی سبقت لے گئے ہیں اور منبر کے پائے سے لگے بیٹھے ہیں۔

۲۳ھ میں خلیفۂ دوم حضرت عمر پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ہوش میں آنے پر وہ عبداللہ بن عباس کا سہارا لے کر بیٹھے اور کہا،دیکھو! میں نے کسی کو اپنا جانشین مقرر نہیں کیا۔سعید بن زید اور عبداللہ بن عمر پاس تھے،سعید نے کہا،اگر آپ مسلمانوں میں سے کسی کو نامزد کر دیتے تو لوگ مطمئن ہو جاتے۔عمر نے کہا،لوگوں کو طمع نے گھیر رکھا ہے۔اگر ابوحذیفہ کے آزاد کردہ سالم یا ابوعبیدہ بن جراح،دونوں میں سے کوئی زندہ ہوتا تو اسے خلیفہ مقرر کر کے میں مطمئن ہو جاتا لیکن اب چاہوں گا کہ ان اصحاب رسول میں سے کسی ایک کو خلیفہ چن لیا جائے جن سے آپ اپنی وفات تک راضی رہے۔پھر عشرۂ مبشرہ میں سے چھ صحابیوں عثمان،علی،زبیر،طلحہ،عبدالرحمان اور سعد پر مشتمل شوریٰ تشکیل دے دی لیکن ساتویں زندہ صحابی سعید بن زید کو شامل نہ کیا کیونکہ وہ ان کے بہنوئی اور چچا زاد تھے اور ان کی بہن عاتکہ عمر کے عقد میں تھیں۔ان کا خیال تھا کہ ان حوالوں سے انھیں ترجیح نہ مل جائے۔اس وقت سعید کو اختیار و اقتدار سے دور رکھنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ باقی عمر میں بھی کسی منصب پر فائز نہ ہوئے۔حضرت عمر کی شہادت پر سعید بن زید بہت روئے اور کہا،عمر کی موت نے (قلعۂ) اسلام میں وہ شگاف ڈال دیا ہے جو قیامت تک پر نہ ہو سکے گا۔

اپنے عہد خلافت میں سیدنا عثمان ہر سال حج پر جاتے رہے ماسوائے آخری سال کے جب مدینہ میں جاری دنگا اور فساد کی وجہ سے ان کے لیے نکلنا ممکن نہ ہوا۔اس مبارک سفر میں وہ خلیفۂ ثانی کی طرح ازواج مطہرات کو بھی ساتھ لے کر گئے۔کاروان حج چلتا تو سب سے آگے سعید بن زید ہوتے جب کہ عبدالرحمان بن عوف قطار کے آخر میں رہتے۔

آخر عہد عثمانی میں بلوائی مدینہ پر حملہ آور ہونے کے لیے شہر کے قریب وادئ ذوخشب میں جمع ہوئے تو حضرت

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

عثمان کی درخوست پر حضرت علی ان سے بات کرنے گئے۔ ۳۰ کبار صحابہ ان کے ساتھ تھے جن میں سعید بن زید بھی تھے۔ باقی اہم اصحاب محمد بن مسلمہ، ابوجہم عدوی، جبیر بن مطعم، حکیم بن حزام، مروان بن حکم، سعید بن عاص، عبد الرحمان بن عتاب، ابواُسید ساعدی، ابوحُمید ساعدی، زید بن ثابت، حسان بن ثابت، کعب بن مالک اور نیار بن مکرم تھے۔ بات علی اور محمد بن مسلمہ نے کی جس کے نتیجہ میں باغی اس وقت واپس ہو گئے لیکن جب مروان نے حضرت عثمان سے اجازت لیے بغیر مہر خلافت لگا کر ان کی طرف سے خط لکھ کر مصر روانہ کیا تو انھوں نے اسے پکڑ لیا اور مدینہ لوٹ آئے۔ انھوں نے حضرت علی سے پھر رابطہ کیا اور اس مسئلے پر عثمان سے بات کرنے کو کہا۔ انھوں نے ہامی بھر لی لیکن جب یہی بات سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید سے کی تو انھوں نے جواب دیا، ہم تمھارے معاملے میں نہ آئیں گے۔ سیدنا عثمان منبر پر بیٹھے تو عمرو بن عاص اور چند اور لوگوں نے اظہار توبہ کرنے کا مطالبہ کیا۔ انھوں نے قبلہ رو ہو کر توبہ واستغفار کی تو حاضرین پر رقت طاری ہو گئی، ان میں سے کچھ رونے بھی لگے۔ اس موقع پر سعید بن زید اٹھ کر حضرت عثمان کی طرف بڑھے اور کہا، امیر المومنین! جو لوگ آپ کے ساتھ نہیں، آئندہ بھی ساتھ نہ دیں گے۔ آپ اللہ سے ڈرتے ہوئے اپنے ارادوں کی تکمیل کریں۔ حضرت عثمان کی شہادت کے بعد کوفہ کی جامع مسجد میں گفتگو کرتے ہوئے سعید بن زید نے مسلمانوں کو شرم دلائی کہ عمر اسلام لانے سے پہلے مجھے اور اپنی بہن (یعنی میری اہلیہ) کو اسلام سے روکنے کے لیے (محض) رسی سے باندھ دیا کرتے تھے لیکن تم لوگوں نے مسلمان ہو کر سیدنا عثمان کے ساتھ اتنی زیادتیاں کی ہیں کہ احد پہاڑ اگر پھٹ پڑے تو بجا ہو گا۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

سعید نے جنگ جمل میں حضرت علی کا ساتھ دیا۔ انھوں نے کہا، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چار صحابہ بھی کسی خیر کے کام کے لیے جمع ہوتے تو علی ضرور ان میں سے ایک ہوتے۔ سعید بن زید روایت کرتے ہیں، ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ آپ نے آئندہ آنے والے ایک فتنے کا ذکر کیا اور اس کی ہولنا کی کے بارے میں تنبیہ فرمائی۔ ہم نے پوچھا، یا رسول اللہ! اگر اس فتنے نے ہمیں آن لیا تو کیا نیست و نابود کر دے گا؟ آپ نے فرمایا، (تم میں سے کچھ کا) قتل ہونا کافی ہو جائے گا۔ سعید کہتے ہیں، میں نے اپنے بھائیوں (عثمان، طلحہ، زبیر، علی) کو قتل ہوتے دیکھا۔ ابوذر، سعد بن ابی وقاص اور سلمہ بن اکوع کی طرح سعید بن زید بھی ایک زمانہ میں لوگوں سے کنارہ کش ہو گئے تھے۔ حضرت علی کے عہد خلافت میں جب فتنہ عروج پر تھا، وہ مسجد نبوی میں جمعہ پڑھنے آتے نہ نماز حالانکہ انھیں اس مسجد میں نماز ادا کرنے کی فضیلت کا خوب علم تھا۔

عہد اموی شروع ہوا تو حضرت معاویہ نے گورنر مدینہ مروان کو خط لکھا کہ وہ لوگوں سے یزید کی بیعت لے تو اس

نے جواب دیا، میں سعید بن زید کے آنے کا انتظار کر رہا ہوں۔ وہ سید اہل مدینہ ہیں، انھوں نے بیعت کر لی تو عوام ان کی پیروی کریں گے۔ سعید نے بیعت نہ کی تو مروان نے اصرار نہ کیا۔

سعید بن زید ان دس صحابہ (عشرۂ مبشرہ) میں سے ایک تھے جنھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی زندگی ہی میں جنت کی بشارت دے دی تھی۔ سنن ابوداؤد میں آپ کی یہ بشارت خود سعید کی زبانی روایت ہوئی ہے۔ کوفہ کی جامع مسجد میں گورنر مغیرہ بن شعبہ اہل کوفہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ سعید بن زید آئے تو مغیرہ نے انھیں اپنے پاس بٹھالیا۔ اسی اثنا میں ایک کوفی قیس بن علقمہ آیا اور گالی گلوچ کرنے لگا۔ سعید نے مغیرہ سے پوچھا، یہ کسے گالیاں دے رہا ہے؟ انھوں نے بتایا، علی بن ابوطالب کو۔ سعید غصے میں آ گئے اور تین بار او مغیر بن شعیب! کہہ کر کہا، تم سنتے نہیں! رسول اکرم کے صحابہ کو تمھارے سامنے گالی دی جا رہی ہے اور تم روکتے ٹوکتے نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے، ''ابوبکر جنت میں جائیں گے، عمر جنت میں جائیں گے، عثمان جنت میں جائیں گے، علی جنت میں جائیں گے، طلحہ جنت میں جائیں گے، زبیر جنت میں جائیں گے، عبدالرحمان جنت میں جائیں گے، سعد جنت میں جائیں گے اور ایک نواں مومن جنت میں جائے گا۔ اگر میں چاہتا تو اس کا نام بھی لے لیتا۔ مسجد میں موجود حاضرین پکارے، نواں کون ہے؟ سعید نے کہا، وہ میں ہوں۔'' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جنتی ہونے میں ہرگز کوئی شبہ نہیں لیکن اس روایت میں دسویں جنتی کے طور پر آپ کا نام لیا گیا ہے اور ابوعبیدہ بن جراح کا نام نہیں آیا البتہ ترمذی کی روایتوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کی بجائے ابوعبیدہ کا ذکر ہے۔ ایک روایت کے مطابق نبئ اکرم حجۃ الوداع سے واپس آئے تو منبر پر تشریف فرما ہو کر عشرۂ مبشرہ سے راضی ہونے کا اعلان کیا۔

سعید بن زید فرماتے ہیں، میں نو آدمیوں کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنت میں جائیں گے۔ اگر دسویں کا بھی بتا دوں تو گناہ نہ ہوگا۔ پوچھا گیا، ان کی تفصیل کیا ہے؟ تو انھوں نے بتایا، (ایک بار) ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جبل حرا پر تھے (کہ وہ لرزا)۔ آپ نے فرمایا، حرا! تھم جا۔ تم پر نبی، صدیق اور شہید کے علاوہ کوئی نہیں۔ سعید سے پوچھا گیا، اس ارشاد میں کن ہستیوں کا ذکر کیا گیا ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد اور عبدالرحمان۔ پھر ان سے دریافت کیا گیا، دسویں صاحب کون تھے تو انھوں نے کہا، میں (سعید)۔ بخاری میں اسی طرح کا واقعہ جبل احد کے بارے میں بیان ہوا ہے اور اس میں نبئ اکرم کی معیت میں محض ابوبکر، عمر اور عثمان کا ذکر ہے۔ ابن حجر کہتے ہیں، قوی احتمال ہے کہ یہ واقعہ ایک سے زیادہ دفعہ رونما ہوا۔ سعید بن جبیر کہتے ہیں، ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد، عبدالرحمان اور سعید میدان جنگ میں

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے رہتے تھے اور نماز میں آپ کے پیچھے پیچھے ہوتے تھے۔

سعید سے مروی احادیث کی تعداد ۴۸ ہے۔ ۲ حدیثیں بخاری و مسلم دونوں میں (متفق علیہ) ہیں جب کہ ایک حدیث ایسی ہے جو صرف بخاری میں ہے۔ سعید نے براہ راست نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی جب کہ ان سے حدیث روایت کرنے والوں میں شامل ہیں، عبداللہ بن عمر، عمرو بن حریث، ابوطفیل عامر، حُمید بن عبدالرحمان، طلحہ بن عبداللہ، ریاح بن حارث، عبداللہ مازنی، زر بن حبیش، ابوعثمان نہدی، سعید بن مسیّب، عباس بن سہل، عروہ بن زبیر، قیس بن ابو حازم، عبدالرحمان بن عمرو، عبدالرحمان بن اخنس، ابوسلمہ بن عبدالرحمان، محمد بن زید، ابن سیرین، ابوالخیر مرثد، نوفل بن مساحق، ہشام بن سعید (بیٹا)، ہلال بن یساف، یزید بن حارث اور ابوبکر بن سلیمان۔ ان سے روایت کردہ چند احادیث رسول، ــ''جو اپنے مال کے پاس (اس کی حفاظت کرتا ہوا) قتل ہوا وہ شہید ہے، جو شخص اپنے دین کی حفاظت کرتا ہوا قتل ہوا، شہید ہے، جو شخص اپنی جان بچاتے ہوا مارا گیا، شہید ہے، جو شخص اپنے اہل خانہ کی حفاظت کرتا ہوا قتل ہوا، شہید ہے''۔ ''جس نے کسی کا حق مار کر ایک بالشت زمین بھی لے لی، روز قیامت اللہ تعالیٰ اس کی گردن میں سات زمینوں کا طوق پہنائے گا۔ یعنی اسے اتنا گہرا دھنسا دیا جائے گا کہ یہ زمینیں اس کا طوق بن جائیں گی۔''

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

حضرت معاویہ کے عہد حکومت میں جب سعید عقیق میں رہتے تھے، ان کی پڑوسن اروی بنت اویس نے گورنر مدینہ مروان بن حکم کی عدالت میں ان کے خلاف مقدمہ دائر کیا کہ انھوں نے اس کی زمین کا ایک حصہ غصب کر لیا ہے۔ الزام غلط تھا لیکن سعید نے وہ حصہ اروی کے حوالے کر دیا اور اسے بد دعا دی جو بعینہٖ پوری ہوئی۔ بخاری میں اس واقعہ کے متعلق جو روایت ہے، اس میں بد دعا دینے کا ذکر نہیں۔

سعید بن زید کا قد لمبا اور بال گھنے تھے۔ ان کا رنگ گندمی تھا۔ ان کی انگوٹھی میں قرآن کی آیت نقش تھی۔

آخری عمر میں سعید مدینہ کی قریبی آبادی عقیق میں مقیم تھے۔ یہ چشموں سے سیراب ہونے والی سرسبز وادی تھی جہاں کھجوروں کی بہتات تھی۔ وہیں ۵۱ھ (۶۷۳ء، دوسرا قول: ۵۵ھ) میں ان کی وفات ہوئی، عمر ستر برس سے اوپر تھی۔ انھیں معدے کا مرض لاحق ہوا۔ بخاری کی روایت ہے، ''سعید بن زید جو بدری تھے، جمعہ کے دن مرض الموت میں مبتلا ہوئے۔ دن چڑھ چکا تھا اور نماز کا وقت قریب تھا لیکن عبداللہ بن عمر نے جمعہ چھوڑا اور سواری پر بیٹھ کر ان کے پاس (عقیق) چلے گئے۔'' سعد بن ابی وقاص بھی پہنچے، انھوں ہی نے میت کو غسل دیا، ابن عمر نے خوشبو لگائی۔ سعید کا جنازہ کندھوں پر رکھ کر مدینہ لایا گیا۔ سعد اپنے گھر پہنچے تو اندر جا کر غسل کیا اور کہا، میں سعید کو غسل دینے

کی وجہ سے سے نہیں بلکہ گرمی کی شدت سے نہایا ہوں۔سعید کو مدینہ میں دفن کیا گیا، نماز جنازہ عبداللہ بن عمر نے پڑھائی۔ بنوعدی، قریش کے متعدد افراد اور سعید کے تمام بیٹوں نے شرکت کی۔سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر قبر میں اترے۔ ہیثم بن عدی کی شاذ روایت کے مطابق سعید کوفہ میں حضرت عثمان سے ملنے والی جاگیر میں مقیم تھے، وہیں حضرت معاویہ کے عہد خلافت میں ان کی وفات ہوئی اور ان کا جنازہ گورنر مغیرہ بن شعبہ نے پڑھایا۔سعید کے بعد ان کے بیٹے اسود نے اس جاگیر میں سکونت اختیار کی۔

سعید بن زید نے اپنی زندگی میں ۸ نکاح کیے۔۸ بیویوں اور ۲ امہات اولاد سے ہونے والی ان کی اولاد کا شمار: ۱۴ لڑکے اور ۱۹ لڑکیاں کیا گیا ہے۔فاطمہ (ام جمیل، رملہ) بنت خطاب سے عبدالرحمان (اکبر) پیدا ہوئے۔جلیسہ بنت سوید سے زید، عبداللہ (اکبر) اور عاتکہ نے جنم لیا۔بنوغسان کی امامہ بنت دجیج سے عبدالرحمان (اصغر)، عمر (اصغر)، ام موسیٰ اور ام حسن کی پیدائش ہوئی۔حزمہ بنت قیس سے سب سے زیادہ اولاد ہوئی۔ان سے محمد، ابراہیم (اصغر)، عبداللہ (اصغر)، ام حبیب (کبریٰ)، ام حسن (صغریٰ)، ام زید (کبریٰ)، ام سلمہ، ام حبیب (صغریٰ)، ام سعید (کبریٰ) اور ام زید پیدا ہوئے۔بنوتغلب کی ام اسود سے عمرو (اصغر) اور اسود نے جنم لیا۔بنوکلب کی ضخ بنت اصبغ سے عمرو (اکبر)، طلحہ اور زجلہ کی پیدائش ہوئی۔بنوتغلب کی بنت قربہ سے ابراہیم (اکبر) اور حفصہ پیدا ہوئے۔ام بشیر بنت ابومسعود انصاری نے ام زید (صغری) کو جنم دیا۔ام ولد ام خالد سے خالد، ام خالد اور ام نعمان نے جنم لیا۔ایک اور ام ولد سے عائشہ، زینب، ام عبدالحولا اور ام صالح پیدا ہوئے۔

مطالعۂ مزید: السیرۃ النبویہ (ابن ہشام)، الطبقات الکبری (ابن سعد)، الجامع المسند الصحیح (بخاری، شرکۃ دار الارقم)، المسند الصحیح المختصر من السنن (مسلم، شرکۃ دار الارقم)، تاریخ الامم والملوک (طبری)، تاریخ دمشق الکبیر (ابن عساکر)، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب (ابن عبدالبر)، الکامل فی التاریخ (ابن اثیر)، اسد الغابہ فی معرفۃ الصحابہ (ابن اثیر)، تہذیب الکمال فی اسماء الرجال (مزی)، البدایہ والنہایہ (ابن کثیر)، تاریخ الاسلام (ذہبی)، سیر اعلام النبلاء (ذہبی)، فتح الباری (ابن حجر)، الاصابہ فی تمییز الصحابہ (ابن حجر)، الفاروق (شبلی نعمانی)، الصدیق ابوبکر (محمد حسین ہیکل)، اردو دائرۂ معارف اسلامیہ (مقالہ: سعید انصاری)، صور من حیاۃ الصحابہ (عبدالرحمان رافت پاشا)

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org